سحابِ کرم نے کیا جو اثر / ہوئی کشتِ اُمید کی بارور
اُسی سال میں یہ تماشا[1] سنو / رہا حمل اک زوجۂ شاہ کو
جو کچھ دل پہ گذرے تھے رنج و تعب / مبدل ہوئے وہ خوشی ساتھ سب

داستان تولد ہونے شاہزادۂ بینظیر کی

خوشی سے پلا مجھ کو ساقی شراب / کوئی دم میں بجتا ہے چنگ[2] و رباب
کروں نغمۂ تہنیت[3] کو شروع / کہ اک نیک اختر کرے ہے طلوع
گئے نو مہینے جب اُس پر گذر / تولد ہوا شہ کے گھر میں پسر
عجب صاحبِ حسن پیدا ہوا / جسے مہر و مہ دیکھ شیدا ہوا
نظر کو نہ ہو حسن پر اُس کے تاب / اُسے دیکھ بیتاب ہو آفتاب
ہوا وہ جو اس شکل سے دلپذیر / رکھا نام اُس کا شہ بے نظیر
خواصوں[4] نے خواجہ سراؤں[5] نے جا / کئی نذریں[6] گذرانیاں[7] اور کہا
مبارک تجھے اے شہ نیک بخت / کہ پیدا ہوا وارثِ تاج و تخت
سکندر نژاد اور دارا حشم / فلک مرتبت اور عطارد رقم

۱ تماشا سے مراد یہاں عجیب بات ہے ۱۲ ۲ چنگ ایک ستار کی قسم کا باجا۔ رباب سارنگی کی قسم کا ایک باجا ۱۲ ۳ تہنیت۔ مبارکباد ۱۲ ۴ خواص۔ وہ مرد یا عورتیں جو مصاحبت کا کام کرتی یا خاص خدمتوں پر متعین ہوتی تھیں ۱۲ ۵ خواجہ سرا، ایک قسم کے زنانے جو شاہی محلات میں مختلف خدمات انجام دیتے تھے ۱۲ ۶ نذر۔ وہ تحفہ جو بڑے لوگوں امرا، بادشاہوں وغیرہ کو بطور پیشکش دیا جائے ۱۲ ۷ گذرانیاں زبان قدیم ہے آجکل گذرانیں کہتے ہیں ۱۲

رہے اُس کی اقلیم زیرنگیں / غلامی کریں اس کی خاقان چین
یہ سنتے ہی مژدہ بچھا جا نماز / کیے لاکھ سجدے کہ اے بے نیاز
تجھے فضل کرتے نہیں لگتی بار[1] / نہ ہو تجھ سے مایوس اُمیدوار
دوگانہ[2] غرض شکر کا کر ادا / تہیہ کیا شاہ نے جشن کا
وہ نذریں خواصوں کی خوجوں کی لے / انھیں خلعت و زر کا انعام دے
کہا جاؤ جو کچھ کہ درکار ہو / کہو خانساماں سے تیار ہو
نقیبوں کو بلوا کے یہ کہہ دیا / کہ نقارخانے میں دو حکم جا
کہ نوبت[3] خوشی کی بجاویں تمام / خبر سن کے یہ شاد ہوں خاص و عام
یہ مژدہ جو پہونچا تو نقارچی / لگا ہر جگہ بادلہ[4] اور زری
بنا ٹھاٹھ[5] نقارخانے کا سب / مہیا کر اسباب عیش و طرب
غلاف اُن پہ بانات پُر زر کے ٹانک / شتابی سے نقاروں کو سینک سانک
دیا چوب کو پہلے بم سے بلا / لگی پھیلنے ہر طرف کو صدا
کہا زیر[6] نے بم سے بہر شگوں / کہ دوں دوں خوشی کی خبر کیوں نہ دوں
بجے شادیانے[7] جو واں اُس گھڑی / ہوئی گرد و پیش آکے خلقت کھڑی
بہم مل کے بیٹھے جو شہنا نواز[8] / بنا منہ سے بھر کی لگا اُسے ساز

۱ بار۔ دیر ۱۲ ۲ دوگانہ۔ دو رکعت ۱۲ ۳ نوبت بجنا۔ نقارے بجنا ۱۲ ۴ بادلہ۔ ایک قسم کا کپڑا جو ریشم اور چاندی کے تاروں سے بنا جاتا ہے۔ نقارچی زینت کے لیے اپنے نقاروں پر اس کو لپیٹتے ہیں ۵ ٹھاٹ۔ طور طریقہ۔ طرز۔ دھوم دھام۔ سامان۔ زینت۔ آرائش ۱۲ ۶ زیر نیچا سُر۔ بم اونچا سُر ۱۲ ۷ نوبت جو شادی میں بجائی جاتی ہے۔ وہ آواز جو سب باجوں سے مجتمع ہو کر نکلتی ہے ۱۲ ۸ شہنا نواز شہنائی بجانے والا ۱۲۔ آسی

سروں پر وہ سرپیچ معمول کے
خوشی سے ہوئے گال گل پھول کے

لگے لینے اُپچیں خوشی سے نئی
اڑانا لگا بجنے اور سگھڑئی

ٹکوروں میں نوبت کی تھنا کی دھن
سگھڑ سننے والوں کو کہتی تھی سن

ترھئی اور قرنائے شادی کے دم
لگے بھرنے زیل اور کھرج میں بہم

سنی جھانجھ نے جو خوشی کی نوا
تھرکنے لگا تالیوں کو بجا

نئے سر سے عالم کو عشرت ہوئی
کہ لڑکے کے ہونے کی نوبت ہوئی

محل سے لگا تا بدیوانِ عام
عجب طرح کا اک ہوا ازدحام

چلے لینے نذریں امیر و وزیر
لگے کھینچنے زر کے تودے فقیر

دیے شاہ نے شاہزادے کے ناؤں
مشائخ کو اور پیرزادوں کو گاؤں

امیروں کو جاگیر لشکر کو زر
وزیروں کو الماس لعل و گہر

خواصوں کو خوجوں کو جوڑے دیے
پیادے جو تھے اُن کو گھوڑے دیے

سلہ سرپیچ۔ پگڑی کے اوپر کا چھوٹا کپڑا۔ پگڑی میں لگانے کا ایک زیور ۱۲ سلہ اُپچ۔ تان بول لے۔ سر کو ملا کر گانے والے جو چیز پیدا کرتے ہیں وہ اُپچ ہے ۱۲ سلہ اڑانا۔ اڑانا سگھڑئی سوہل۔ بندھن وار وغیرہ شادی یا تولد کے موقع پر گائے جاتے ہیں یہ سب گانے کی چیزیں ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ اڑانا ایک راگ ہے جو تان سین کی ایجاد ہے ۱۲ سلہ ٹکور۔ چانٹ۔ ہلکی ضرب ۱۲ سلہ ترھئی اور قرنا دو باجوں کا نام۔ زیل چڑھا سر۔ کھرج اترا سر ۱۲ سلہ جھانجھ۔ یعنی وہ جھانجھ جو نقارے کے ساتھ بجاتے ہیں اس میں سے تالی کی آواز بھی نکلتی ہے ۱۲ آسی۔ سلہ دیوان عام۔ عام دربار کا مکان۔ ازدحام، ہجوم بھیڑ ۱۲۔ آسی

خوشی میں کیا یاں تلک زر نثار
جسے ایک دینا تھا بخشے ہزار

کیا بھانڈ اور بھگتیوں نے ہجوم
ہوئی آ ہے آ ہے مبارک کی دھوم

لگا کنچنی چونہ پُزنی تمام
کہاں تک میں لوں نرتکاروں کے نام

جہاں تک کہ سازندے تھے ساز کے
دھنی دست کے اور آواز کے

جہاں تک کہ تھے گاٹک اور رہت کار
لگے گانے اور ناچنے ایک بار

لگے بجنے قانون و بین و رباب
بہا ہر طرف جوئے عشرت کا آب

لگی تھاپ طبلوں کی مردنگ کی
صدا اونچی ہونے لگی چنگ کی

کما یچوں کو سارنگیوں کو بنا
خوشی سے ہر اک اُن کی ترہیں ملا

سلہ بھگتیا۔ سانگیا۔ سوانگ بھرنے والا۔ بھگت باز وہ فرقہ جو گانے والے لڑکوں کو تعلیم دیتا ہے ناچنے والے لڑکوں کے سفردائی استاد۔ سازندے ۱۲ سلہ کنچنی۔ گدڑہی۔ گھرچڑھی۔ بیڑن میرسکار یہ سب کسبیوں کے فرقے ہیں۔ اُن میں بیڑن اور گھرچڑھی ہندو فرقے ہیں۔ گدڑہی سب سے اعلیٰ فرقہ ہے ۱۲ سلہ چونہ پزنی۔ چونے والی۔ ڈومنیوں کا ایک فرقہ جو بچہ پیدا ہونے میں گانے کے لیے آتی ہیں ۱۲ سلہ نرت کار۔ گانے کا فن برتنے والے ۱۲ سلہ دھنی دست کے اور آواز کے۔ یعنی ساز بجانے یا گانے والے ۱۲ آسی۔ سلہ گاٹک۔ گانے والا۔ رہت کار نرت وغیرہ بتانے والا۔ ناچنے والا ۱۲ سلہ قانون ایک باجے کا نام ۱۲ آسی سلہ بین۔ رباب سازوں کے نام۔ ربابیہ۔ رباب بجانے والا ۱۲ آسی سلہ تھاپ۔ چاروں انگلیوں کی آواز جو طبلے یا مردنگ سے نکلے۔ مردنگ۔ پکھاوج ۱۲ سلہ چنگ وہ باجا جو بڑی ڈفلی کی صورت میں ہوتا ہے اور اس میں جھانجھ گھنگرو وغیرہ لگے ہوتے ہیں اس کے بجانے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ہاتھ میں چھلا ہوتا ہے اور دوسرے ہاتھ سے بجاتے ہیں۔ چھلے والے ہاتھ سے چانٹ کی آواز پیدا ہوتی ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ چنگ

لگا موم تاروں پہ مرچنگ[1] کے / ملا سُر طنبوروں کے ایک رنگ کے
ستاروں[2] کے پردے بنا کر درست / بجانے لگے سب وہ چالاک چست
گئی بائیں[3] کی آسماں تک گمک / اُٹھا گنبدِ چرخ سارا دھمک
خوشی کی ز بس ہر طرف تھی بساط / لگے ناچنے اُس پہ اہلِ نشاط[4]
کناری کے جوڑے چمکتے ہوئے / وہ پاؤں کے گھنگرو جھنکتے ہوئے
وہ بالے چمکتے ہوئے کان میں / پھڑکنا وہ نتھنے کا ہر آن میں
وہ گھٹنا[5] وہ بڑھنا اداؤں کے ساتھ / دکھانا وہ رکھ رکھ کے چھاتی پہ ہاتھ
کبھی دل کو پاؤں سے مل ڈالنا / نظر سے کبھی دیکھنا بھالنا
دکھانا کبھی اپنی چھب[6] مسکرا / کبھی اپنی انگیا کو لینا چھپا
کسی کے چمکتے ہوئے نورتن[7] / کسی کے وہ لٹکے پہ نتھ کی پھبن
وہ گرمی[8] کا چہرہ کہ جوں آفتاب / جسے دیکھ کر دل کو ہو اضطراب

۱؎ مرچنگ ایک باجہ جو منہ میں دبا کر انگلیوں سے بجاتے ہیں ۱۲ ۲؎ ستاروں کے پردے یعنی سیندری ۱۲ آسی ۳؎ بایاں د طبلہ جو مٹی کی کونڈی یا تانبے وغیرہ کے ظرف پر منڈھا ہوتا ہے۔ اور دایاں جو لکڑی کے ڈھانچے پر ہوتا ہے۔ گمک۔ گمکاری کی آواز۔ یہ آواز صرف بائیں میں ہوتی ہے اور تھاپ اور رجانٹ طبلے میں ۱۲ ۴؎ اہلِ نشاط۔ ناچنے گانے والے ۱۲ ۵؎ گھٹنا بڑھنا بھاؤ بتاتے ہوئے۔ گانے والے کا آگے قدم رکھنا اور پیچھے ہٹنا۔ اس کو ادا بھی کہتے ہیں آواز کی گھٹ بڑھ چھب ادا۔ گھٹ بڑھ کو چال بھی کہتے ہیں بہترین چال کی نقل جو ناچ میں کی جاتی ہے وہ مٹک کی چال ہے۔ ۱۲ آسی ۶؎ چھب آرائش۔ ناز و انداز ۱۲ ۷؎ نورتن ایک زیور جو بازو پر باندھا جاتا ہے ۱۲ ۸؎ گرمی کا چہرا۔ خوشی کے جوش میں تمتماتا چہرا ۱۲

چمکنا گلوں کا صفا کے سبب / وہ گردن کے ڈورے[1] قیامت غضب
کبھی منہ کے تئیں پھیر لینا اُدھر / کبھی چوری چوری سے کرنا نظر
دوپٹے کو کرنا کبھی منہ کی اوٹ[2] / کہ پردے میں ہو جائے دل لوٹ پوٹ
ہر اک تان میں اُن کو ارمان یہ / کہ دل کھینچے تان[3] کی جان یہ
کوئی فن میں سنگیت[4] کے شعلہ رو / برم[5] جوگ تھیمی کے لے پرملو[6]
کوئی ڈیڑھ گت ہی میں پاؤں تلے / کھڑی عاشقوں کے دلوں کو ملے
کوئی دائرے[7] میں بجا کر برن / کوئی دھمدھمی[8] میں جتا اپنا فن
غرض ہر طرح دل کو لینا انھیں / نئی طرح سے داغ دینا انھیں

۱؎ گردن کے ڈورے۔ وہ جنبش جو ناچنے والا گردن کو دیتا ہے اور سر سینے وغیرہ کو اس سے جنبش نہیں ہوتی کہا گیا ہے کہ یہ ادا بگلے سے لی گئی ہے جیسے کہ وہ شکار کرنے میں گردن کو خفیف اور خوبصورت جنبش دیتا ہے اسی طرح ناچنے والا بھی کرتا ہے ۱۲ ۲؎ اوٹ آڑ ۱۲ ۳؎ تان کی جان۔ یعنی تان کا حاصل ۱۲ آسی ۴؎ سنگیت۔ فن رقص کے متعلق ایک چیز جسے بڑے گانے والے اور ناچنے والے سیکھتے ہیں ۱۲ آسی ۵؎ برم۔ جوگ۔ تھیمی۔ سواری ہٹ۔ منگل۔ سول۔ چھب تالا۔ اکتالا۔ آڑا چوتالا۔ جھومرا۔ تلوارا۔ چاچر۔ یہ سب تالیں طبلے اور پکھاوج سے بجتی ہیں ۱۲ آسی ۶؎ پرملو۔ ناچنے والوں کے یہاں چند ٹکڑے ہیں جو پاؤں سے نکالتے ہیں طبلے اور پکھاوج میں اُن کا جواب ہاتھ سے نکالا جاتا ہے۔ ۱۲ آسی۔ ۷؎ دائرہ۔ ایک قسم کی بڑی ڈفلی کی طرح ہوتا ہے جس سے برن نکلتی ہے۔ ناچنے والے اسے پیر کی جنبش سے نکالتے ہیں۔ پکھاوج میں ہمیشہ برن بجتی ہے ۱۲ ۸؎ دھمدھمی ایک قسم کی ڈفلی کھنجری۔ دھمدھمانا زور سے پاؤں زمین پر مارنا اور اس سے آواز نکالنا۔ اس صورت میں دھمدھمے بھی پڑھا جاتا ہے۔ بعض نے دھڈھمی بتایا ہے ۱۲

کبھی مار ٹھوکر کریں قتل عام | کبھی ہاتھ اٹھا لیویں گرتوں کو تھام
کہیں دھرپت[1] اور گیت کا شور و غل | کہیں قول[2] و قلبانہ و نقش و گل
کہیں بھانڈ اور لولیوں[3] کا سماں | کہیں ناچ کشمیریوں[4] کا وہاں
مجیرا کھاوج گلے ڈال ڈھول | بجاتے تھے اُس جا کھڑے باندھ غول
محل میں جو دیکھو تو اک ازدحام | مبارک سلامت کی تھی دھوم دھام
پری پیکروں کا ہر اک جا ہجوم | وہاں بھی پڑی عیش و عشرت کی دھوم
خجستی تک غرض تھی خوشی ہی کی بات | کہ دن عید اور رات تھی شب برات
بڑھا ارہی ابر میں جوں ہلال | محل میں لگا پلنے وہ نونہال
برس گانٹھ[5] جس سال اُس کی ہوئی | دل بستگاں کی گرہ کھل گئی
وہ گل جب کہ چوتھے برس میں لگا | بڑھایا[6] گیا دودھ اُس ماہ کا
ہوئی تھی جو کچھ پہلے شادی کی دھوم | اُسی طرح سے پھر ہوا واں ہجوم
طوائف وہی اور وہی راگ و رنگ | ہوئی بلکہ دونی خوشی کی ترنگ
وہ گل پاؤں سے اپنے جس جا چلا | وہاں آنکھ کو نرگسوں نے ملا
لگا پھرنے وہ سرو جب پاؤں پاؤں | کیے بردے[7] آزاد تب اُس کے ناؤں

۱ دھرپت - درپد - اس کو استک بھی کہتے ہیں - یہ صرف چوتالے پر گائی جاتی ہے - اس میں تان مُرکی زمزمہ نہیں لیا جاتا بلکہ اس میں صرف بول کی اینچ ہوتی ہے ۱۲ ۲ قول و قلبانہ وہ چیز جو قوال نیچے اپنا گانا شروع کرتے وقت گاتے ہیں ۱۲ ۳ لولی - رنڈی ۱۲ - آسی ۴ کشمیری - ایک ناچنے والا فرقہ ۱۲ - آسی ۵ برس گانٹھ - سالگرہ ۱۲ - آسی ۶ دودھ بڑھانا - بچہ کا دودھ چھڑانا ۱۲ ۷ بردہ لونڈی غلام ۱۲

داستان تیاری میں باغ کی

مئے ارغوانی پلا ساقیا | کہ تعمیر کو باغ کی دل چلا[7]
دیا شہ نے ترتیب اک خانہ باغ | ہوا رشک سے جس کے لالہ کو داغ
عمارت کی خوبی دروں کی وہ شان | لگے جس میں زربفت کے سائبان
چھتیں اور پردے بندھے زرنگار | دروں پر کھڑی دست بستہ بہار
کوئی ڈورئے در پہ اٹکا ہوا | کوئی زہ[1] پہ خوبی سے لٹکا ہوا
وہ مقیش[2] کی ڈوریاں سربسر | کہ مہ کا بندھا جس میں تارِ نظر
چقوں کا تماشا تھا آنکھوں کا جال | نگہ کو وہاں سے گذرنا محال
سنہری مغرق[3] چھتیں ساریاں[4] | وہ دیوار اور در کی گلکاریاں
دیے ہر طرف آئنے جو لگا | گیا چوگنا لطف اُس میں سما
وہ مخمل کا فرش اُس کا ستھرا کہ بس | بڑھے جس کے آگے نہ پائے ہوس
رہیں لخلخے[5] اُس میں روشن مدام | معطر شب و روز جس سے مشام
چھپرکھٹ[6] مرصع کا دالان میں | چمکتا تھا اس طرح ہر آن میں
زمیں پر تھی اس طور اُس کی جھمک | ستاروں کی جیسے فلک پر چمک

۱ زہ - ڈوری - کنارہ ہر چیز کا ۱۲ ۲ مُقیش - زری - سونے چاندی کے تاروں کا بنا ہوا کپڑا ۱۲ ۳ مغرق - جگمگاتا - چمکتا - چاندی سونے میں لپا ہوا ۱۲ ۴ ساریاں تمام ساریوں کی جمع - اب اس معنی میں اس طرح نہیں لکھتے ۱۲ ۵ لخلخہ - خوشبودار بتیاں وغیرہ ۱۲ ۶ چھپرکھٹ مرصع کار جڑاؤ بڑی مسہری ۱۲ ۷ دل چلا - یعنی آمادہ ہوا ۱۲ - آسی